

145092 - نواسے کو شادی کیلئے زکاة دینے کا حکم

سوال

سوال: میرے نواسے کی شادی ہونے والی ہے، تو کیا میں شادی کیلئے اسے زکاة دے سکتا ہوں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اول:

اگر کوئی آدمی صاحب حیثیت ہے تو اسے اپنے غریب آبا و اجداد اور اپنی غریب نسل پر خرچ کرنا چاہیے، اس بات کا تفصیلی بیان پہلے سوال نمبر: (130207) کے جواب میں گزر چکا ہے۔

آباؤ اجداد سے مراد: باپ، ماں، دادا، دادی ہیں۔

اور نسل سے مراد: بیٹے، بیٹیاں، پوتے اور نواسے ہیں۔

چنانچہ اس بنا پر مذکورہ لوگوں میں سے کسی کو زکاة نہیں دی جا سکتی، اس بارے میں اہل علم نے صراحت سے یہ موقف بیان کیا ہے۔

چنانچہ "تبیین الحقائق" (1/302) میں ہے کہ:

"اپنے آباؤ اجداد کو زکاة دینا جائز نہیں ہے۔۔۔ اور نہ ہی اپنی نسل کو زکاة دی جا سکتی ہے، ان میں اولاد، پوتے پوتیاں نیچے تک شامل ہیں۔۔۔" انتہی

اسی طرح "الشرح الكبير" (9/285) میں امام احمد کا قول ہے کہ:

"اپنے نواسے اور نواسی کو زکاة نہ دے، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا: (میرا یہ بیٹا سردار ہے) یعنی آپ نے اپنے نواسے کو بیٹا قرار دیا، چنانچہ جب ان پر قرابت کی وجہ سے زکاة منع ہو گئی تو ان کی ضروریات پوری کرنے کیلئے نانا پر نفقہ لازم ہوگا، یہی امام شافعی کا موقف ہے" انتہی

نواسے کو زکاة نہ دینے کا حکم اس صورت میں ہے جب نانا پر نفقہ لازم ہو، یعنی اگر نانا مالدار ہو اپنے نواسے کو زکاة کی بجائے عام مال دے۔

اسی طرح مرداوی رحمہ اللہ "الإنصاف" (3/254) میں کہتے ہیں:

"اگر آباؤ اجداد میں سے کسی پر اپنے نچلی سطح کے کسی نواسے یا پوتے پر خرچ کرنا فرض ہو تو اسے زکاة دینا جائز نہیں ہے، اس بات پر سب کا اجماع ہے" انتہی

اسی طرح "الموسوعة الفقهية" (8/127) میں ہے کہ:

"زکاة ادا کرنے والا شخص غریبوں اور مساکین کی مد میں کسی ایسے فرد کو زکاة نہیں دے سکتا جس کا خرچہ زوجیت کی وجہ سے یا اس کی نسل ہونے کی وجہ سے اس پر لازم ہو جیسے کہ بیٹے اور بیٹیاں، اس بارے میں فقہائے کرام کا کوئی اختلاف نہیں ہے" انتہی

تاہم اگر زکاة ادا کرنے والے پر اپنے نواسے کا خرچہ واجب نہ ہوتا ہو کیونکہ اس کے پاس اتنے پیسے ہی نہیں ہیں، تو ایسی صورت میں نواسے کو زکاة دی جا سکتی ہے، کیونکہ ایسی صورت میں زکاة ادا کر کے نان و نفقہ کی ذمہ داری ساقط نہیں کر رہا، بلکہ اس صورت میں اس پر نواسے کا نفقہ لازمی ہی نہیں ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"صحیح اور راجح موقف یہی ہے کہ اپنے آباؤ اجداد اور اولاد کو اس وقت زکاة دینا جائز ہے جب زکاة کے ذریعے واجب خرچہ یعنی نفقہ ساقط کرنا مقصود نہ ہو، چنانچہ اگر نفقہ زکاة ادا کرنے والے پر واجب ہو تو انہیں زکاة ادا نہیں کی جاسکتی؛ کیونکہ اس صورت میں وہ اپنے ذمہ نفقہ کو زکاة دے کر ساقط کر یگا۔

اس بنا پر اگر کسی شخص کا دادا یا باپ دونوں فقیر ہوں، لیکن بیٹے کے پاس باپ پر خرچ کرنے کیلئے مال موجود ہو تو یہاں بیٹا باپ کو زکاة نہیں دے سکتا، لیکن اس کے پاس دادا کے لئے اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ دادا پر خرچ کر سکے تو یہاں پوتا دادے کو زکاة دے سکتا ہے۔

ایک اور مثال، ایک شخص کی ماں اور نانی ہے، یہ شخص اپنی ماں کی ضروریات پوری کرتا ہے، لیکن اس کے پاس نانی کو دینے کیلئے کچھ نہیں ہے، تو اسے زکاة کے پیسے دے سکتا ہے" انتہی

"الشرح الممتع" (6/92)

حاصل کلام یہ ہوا کہ :

اگر نانا اتنی طاقت نہیں رکھتا کہ اپنے نواسے پر کچھ خرچ کر سکے تو اسے زکاة دے سکتا ہے، بلکہ اسے زکاة دینا دیگر لوگوں کو دینے سے بہتر ہوگا۔

واللہ اعلم۔